

## ترجمہ

ترجمہ نگاری ایک مشکل فن ہے۔ اس کے لیے ایک سے زائد زبانوں پر یکساں قدرت حاصل ہونا لازمی ہے۔ یہ قدرت لغوی مفاہیم پر نہیں، روزمرہ، محاورہ اور زبان کے طریقہ کار پر ہونا بھی ضروری ہے۔ جس زبان سے ترجمہ کیا جا رہا ہے، اس زبان کے بولنے والوں کی معاشرت اور طرز فکر سے واقف ہونا بھی ضروری ہے۔ ان تمام خصوصیات کے بغیر صحیح اور اچھا ترجمہ ممکن نہیں ہے۔

سبق ”اُونتی“ ایک جاپانی کہانی کا ترجمہ ہے۔ ”اُونتی“ ایک حاضر جواب اور ذہین کردار ہے۔ اس کے جوابات پر ہنسی آتی ہے، لیکن وہ مسائل کو حل کرنے کا ہنر بھی جانتا ہے۔ جاپان کا یہ کردار ملّا نصیر الدین سے ملتا جلتا ہے۔



5022CH20

## اوتی

اوتی ایک خوش مزاج اور نرس مکھ شخص تھا۔ غریبوں کا تو وہ بہت ہی عزیز دوست تھا۔ اس لیے لوگ اُس سے بڑی محبت کرتے تھے۔ بعض لوگ اُس سے حسد کرتے تھے اور اُس کو چوہانے اور نیچا دکھانے کی تاک میں لگے رہتے تھے۔ لیکن اوتی اپنی سوجھ بوجھ سے اُلٹا انھیں کو قائل کر دیتا تھا۔

ایک بار اوتی کا مذاق اڑانے کے لیے ایک آدمی نے اُس سے کہا ”اوتی! رات کو سو رہا تھا تو میرا منہ کھلا رہ گیا۔ اسی وقت ایک چڑھا آیا اور میرے منہ میں گھس کر میرے پیٹ میں چلا گیا۔ اب تمہیں بتاؤ میں کیا کروں۔“



اوتی نے فوراً جواب دیا۔  
”میرے دوست، بس ایک ہی علاج ہے۔ تم ایک زندہ بلی کو پکڑ کر اُسے نگل جاؤ۔“

ایک بار اوتی کسی دوست کی بارات میں گیا۔ بارات والوں کو بہت اچھا کھانا کھلایا گیا۔ اوتی نے بھی خوب ڈٹ کر کھانا کھایا۔ کھانا کھاتے وقت اُس نے دیکھا کہ ایک مہمان مٹھائیاں صرف کھا ہی نہیں رہا ہے بلکہ جیب میں بھی بھرتا جا رہا ہے۔ اوتی بھلا ایسے موقع پر کب چوکنے والا تھا۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور چائے کی کیتلی اٹھا کر



اُس مہمان کی جیب میں انڈیلنے لگا تو وہ ناراض ہو کر بولے۔ ”یہ کیا بد تمیزی ہے؟“ چائے انڈیلتے انڈیلتے اونٹی نے بھولے پن سے جواب دیا۔ ”بھائی، میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا رہا ہوں۔ آپ کی جیب نے بہت ساری مٹھائیاں کھائی ہیں اس لیے اُسے پیاس بھی ضرور لگی ہوگی۔ میں اُسے چائے پلا رہا ہوں۔“

ایک بار اونٹی کے مُلک میں تین غیر ملکی تاجر آئے۔ اس ملک کے بادشاہ کے دربار میں آکر انھوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ ہمارے سوالوں کے جواب دیے جائیں۔ وہاں کوئی ان کے سوالوں کا جواب نہ دے سکا۔ یہاں تک کے بادشاہ بھی الجھن میں مبتلا ہو گیا۔ کسی نے بادشاہ کو رائے دی کہ اونٹی کو بلایا جائے وہی ان سوالوں کا جواب دے سکتا ہے۔ بادشاہ نے اونٹی کو بلانے کی اجازت دے دی۔ ہاتھ میں لاٹھی لیے اپنے گدھے پر سوار اونٹی دربار میں حاضر ہوا۔ بادشاہ نے اسے تاجروں کے سوالوں کا جواب دینے کا حکم دیا۔ اونٹی نے کہا کہ تاجر اپنے سوال پوچھیں۔

پہلے تاجر نے سوال کیا۔ ”بتاؤ زمین کا مرکز کہاں ہے؟“

اوتقی نے کسی تاہمل کے بغیر لاٹھی سے اپنے گدھے کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ ”ٹھیک وہاں، جہاں میرے گدھے کا اگلا دایاں قدم رکھا ہوا ہے۔ وہیں زمین کا مرکز ہے۔“

اوتقی کا جواب سن کر تاجر بہت متعجب ہوا۔ اس نے پوچھا۔ ”آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ مرکز وہیں پر ہے اور کسی دوسری جگہ نہیں ہے۔“

”اگر آپ یقین نہیں کرتے ہیں تو جا کر خود ناپ لیں۔ مرکز اس جگہ سے بال برابر بھی ادھر یا ادھر نکلے تو میں مان لوں گا کہ میرا جواب غلط ہے۔“ اوتقی کے جواب سے تاجر لاجواب ہو گیا۔

اوتقی نے اب دوسرے تاجر سے اس کا سوال پوچھا۔ دوسرے تاجر نے کہا۔ ”کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آسمان میں کتنے تارے ہیں؟“

اوتقی نے فوراً ہی جواب دیا۔ ”میرے گدھے کے بدن پر جتنے بال ہیں، آسمان میں ٹھیک اتنے ہی تارے ہیں۔ نہ ایک کم نہ ایک زیادہ۔“



تاجر نے پوچھا۔ ”آپ یہ کیسے ثابت کر سکتے ہیں؟“

اونتی بولا۔ ”یقین نہ آئے تو گن کر دیکھ لو، اگر کم یا زیادہ ہو تو کہنا۔“

تاجر بولا۔ ”بھلا گدھے کے بال کیسے گنے جاسکتے ہیں؟“

اونتی نے کہا۔ ”تو تمہیں بتاؤ کہ آسمان کے تارے کیوں کر گنے جاسکتے ہیں؟“ بیچارا تاجر کوئی جواب نہ دے سکا، چپ ہو گیا۔

اب تیسرے تاجر کی باری آئی۔ اونتی نے اس سے بھی سوال پوچھنے کو کہا۔ تیسرے تاجر نے اپنے سر کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا:

”اچھا بتاؤ میرے سر پر کتنے بال ہیں؟“

اونتی نے ہنس کر کہا۔ ”اگر تم بتا دو کہ میرے گدھے کی دم میں کتنے بال ہیں تو میں تمہارے سر کے بالوں کی تعداد بتا دوں گا۔“ یہ سن کر تاجر لا جواب ہو گیا اور بغلیں جھانکنے لگا۔

سب درباری اونتی کے جوابات سن کر حیرت میں تھے۔ بادشاہ نے اسے حاضر جوابی اور ہوشیاری کا انعام دیا اور تینوں تاجر اپنا منہ لٹکائے واپس چلے گئے۔

ایک بار ایک غریب مزدور نے ایک سرائے والے سے مرغی کا کباب لے کر کھایا۔ اس دن اس کے پاس پیسے نہ تھے۔ وہ قیمت فوراً نہ دے سکا اور دوسرے دن کا وعدہ کر کے چلا گیا۔ جب وہ دوسرے دن قیمت دینے آیا تو سرائے والے نے اس سے ایک ہزار روپے طلب کیے۔

مزدور کا منہ حیرت سے کھلا رہ گیا ”ایک ہزار روپے“ وہ سرائے والے سے بولا ”ایک مرغی کے کباب کی قیمت ایک ہزار روپے۔“

کیوں نہیں، تم خود ہی حساب لگا لو۔ اگر تم مرغی نہ کھاتے تو وہ کتنے انڈے دیتی؟ ان انڈوں سے کتنے بچے نکلتے؟ اور اس طرح جتنے بچے نکلتے ان کی قیمت اتنی ہی ہوتی ہے۔“ سرائے کے مالک نے کہا۔

مزدور نے کہا۔ ”میں اتنا پیسہ نہیں دوں گا۔“

اس پر دونوں میں جھگڑا ہونے لگا۔ آخر کار وہ عدالت میں پہنچے۔ ”منصف نے انہیں اگلے دن اپنے اپنے وکیل کے ساتھ آنے کو کہا۔

مزدور نے اونتی کے بارے میں سُن رکھا تھا۔ وہ اونتی کے پاس گیا اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ اونتی نے مزدور سے کہا۔ ”تم ٹھیک وقت پر عدالت میں پہنچ جانا۔ میں وہیں آ جاؤں گا۔“

اگلے دن ٹھیک وقت پر سرائے کا مالک اور مزدور عدالت میں پہنچے۔ سرائے کے مالک کے وکیل نے وہی پرانی کہانی دہرا

دی۔ اب مزدور کو اپنی حمایت میں کچھ کہنا تھا۔ لیکن اس وقت تک اونتی وہاں پہنچ نہیں پایا تھا جس سے مزدور بہت پریشان تھا۔ اتنی دیر میں اونتی وہاں آ پہنچا۔ اس نے دیر سے پہنچنے کے لیے معافی مانگی اور کہا: آج مجھے اپنے کھیت میں گیہوں بونا تھا۔ اس لیے میں انھیں بھنوانے چلا گیا تھا۔“ اس بات پر سب لوگ ہنس پڑے۔

منصف نے اونتی سے پوچھا ”کیا کہیں بھنے ہوئے گیہوں سے بھی پودے اگتے ہیں؟“ اونتی بولا۔ ”آپ ٹھیک کہتے ہیں جناب، بھنے ہوئے گیہوں سے پودے نہیں اُگ سکتے۔ اسی طرح بھنی ہوئی مرغی بھی انڈے نہیں دے سکتی۔“

منصف کو اونتی کی بات بالکل ٹھیک معلوم ہوئی۔ اس لیے اس نے فیصلہ سناتے ہوئے کہا۔ ”سرائے کے مالک کو صرف ایک مرغی کی قیمت پانے کا اختیار ہے۔“

(ترجمہ جاپانی لوک کہانی)

مشق

● معنی یاد کیجیے:

تاجر	:	تجارت کرنے والا
تائل	:	جھجک
حسد	:	جلن
متعجب	:	حیران ہونا
حمایت	:	ساتھ دینا
حاضر جوابی	:	کسی سوال کا فوراً جواب دینا

## ● غور کیجیے

☆ حاضر جوانی اور ذہانت سے انسان کو عزت اور مقبولیت حاصل ہوتی ہے۔

## ● سوچیے اور بتائیے:

- 1- اونٹنی نے زمین کا مرکز کہاں بتایا؟
- 2- آسمان میں کتنے تارے ہیں، اونٹنی نے اس سوال کا کیا جواب دیا؟
- 3- سرائے والے اور مزدور میں کیا جھگڑا تھا؟
- 4- اونٹنی نے سرائے والے اور مزدور کے جھگڑے کو حل کرنے کے لیے کیا دلیل دی؟

## ● نیچے لکھے ہوئے محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

نیچا دکھانا      منہ لٹکانا      بغلیں جھانکنا

## ● نیچے لکھے ہوئے لفظوں کی مدد سے خالی جگہوں کو بھریے:

البحسن      بٹی      ناپ      بالکل

1. تم ایک زندہ..... کو پکڑ کر اسے نگل جاؤ۔
2. بادشاہ پھر..... میں مبتلا ہو گیا۔
3. اگر آپ یقین نہیں کرتے ہیں تو جا کر خود..... لیں۔
4. منصف کو اونٹنی کی بات..... ٹھیک معلوم ہوئی۔

## ● عملی کام:

☆ اونٹنی کی حاضر جوانی کے بارے میں چند جملے لکھیے۔